Notification No: 579/2025

Date of Award: 30-05-2025

Name of Scholar: Faizanul Haque

Name of Supervisor: Prof. Md. Sarwarul Hoda

Name of Department: Urdu

Topic of Research: Zameeruddin Ahmad Ki Afsana Nigari: Ek Mutalea

Findings

میرے مقالے کا عنوان ''**ضمیر الدین احمد کی افسانہ نگاری: ایک مطالعہ**'' ہے۔اس مقالے کو چھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔مقالے کا پہلا باب ''ضمیر الدین احمد: سوانح اور شخصیت'' ہے۔اس باب کے تحت ضمیر الدین احمد کے حالات زندگی کا تحقیقی نقطۂ نظر سے جائزہ لیا گیا ہے۔اس باب میں پیدائش، شاعری سے دلچسپی، تحریک آزادی، تقسیم اور ہجرت، ائیر فورس سے صحافت کی طرف، ہندوستان میں بطور صحافی قیام اور شادی، نظریاتی وابستگی، ایوب خان کی رفاقت، دوسری ہجرت۔لندن، معاشرتی زندگی، اولاد، بیماری و وفات اور تصنیفات کے ذیلی عناوین بھی قائم کیے گئے ہیں۔

مقالے کا دوسرا باب ''ضمیر الدین احمد: عہد اور افسانہ نگاری کی خصوصیات'' ہے۔اس باب میں اس وقت کی سیاسی و سماجی صورت حال کے ساتھ تحریک آزادی، تقسیم، فسادات اور ہجرت جیسے کئی اہم مسائل کا ذکر بھی موجود ہے۔اس باب میں ان افسانہ نگاروں پر بھی مختصراً اظہار خیال کیا گیا ہے جن سے ضمیر الدین احمد کا کسی طور پر رشتہ قائم ہوتا ہے۔اس کی بنیاد افسانہ نگار کا فن بھی ہے اور کچھ ذاتی تعلقات بھی۔اس باب میں مارشل لا اور پاکستان رائٹرز گلڈ، معاصر افسانہ نگاری کے رجحانات، ضمیر الدین احمد اور منٹو، ضمیر الدین احمد اور ممتاز مفتی، ضمیر الدین احمد اور ممتاز شیریں کے عنوان سے ذیلی عناوین شامل ہیں۔

مقالے کا تیسرا باب ''ضمیر الدین احمد کی افسانہ نگاری'' ہے۔اس باب کو ضمیر الدین احمد کی افسانہ نگاری کے دو ادوار، نفسیاتی دروں بینی، عورت اور معاشرت، 'خاطر معصوم' کے اثرات، زبان و اسلوب، اشاریت پسندی، کردار نگاری اور مکالمہ نگاری کے ذیلی عناوین میں تقسیم کیا گیا ہے۔اس باب کے تحت ضمیر الدین احمد کی افسانہ نگاری کا عمومی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

مقالے کا چوتھا باب ''سوکھے ساون'' کا تجزیاتی مطالعہ'' ہے۔اس باب کے تحت ضمیر الدین احمد کے اولین افسانوی مجموعے 'سوکھے ساون' کے تمام افسانوں کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔''سوکھے ساون'' ضمیر الدین احمد کا پہلا افسانوی

مجموعہ ہے جو کہ اپریل 1991 میں مکتبہ دانیال، کراچی کی جانب سے شائع ہوا۔اس مجموعے میں سوکھے ساون، تشنۂ فریاد، پچھّم سے چلی پروا، صراطِ مستقیم، قصہ مسمّاۃ پھول وتی کا، گلبیا، شوبھارانی، بہتا خون ابلتا خون، کبھی کھوئی ہوئی منزل بھی، پکا گانا، بادوباراں اور چاندنی اوراندھیرا کے نام سے افسانے شامل ہیں، جن کا تنقیدی وتجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔

مقالے کا پانچواں باب ''پہلی موت' کا تجزیاتی مطالعہ'' ہے۔''پہلی موت''ضمیر الدین احمد کا دوسرا افسانوی مجموعہ ہے۔ اس کی اشاعت جنوری 1995 میں مکتبہ دانیال، کراچی کی جانب سے عمل میں آئی۔اس مجموعے میں درج ذیل چودہ افسانے شامل ہیں۔پہلی موت، رگ سنگ، پہلا گاہک، بے گوروکفن، پاتال، اچھی بیٹی، شیشے میں بال، کچھ عجیب سا، آئینے کی پشت، انسان اور حیوان، ٹھہرا دریا، ماں، چور کے پاؤں اوراے محبت زندہ باد۔

مقالے کا چھٹا باب ''نودریافت افسانوں کا تجزیاتی مطالعہ'' ہے۔اس باب کے تحت ضمیر الدین احمد کے ان افسانوں کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے جومختلف رسائل میں شائع ضرور ہوئے لیکن کسی مجموعے کا حصہ نہیں بن سکے۔چنانچہ باب ششم میں ان افسانوں کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ان میں مندرجہ ذیل افسانے شامل ہیں۔ نیویارک کی ایک شام (شعور)، تین خط (نیادور)، رانگ نمبر (سوغات)، گاؤ ں اقصاب برد (ساقی)، ایک قصبہ۔ایک گاؤں (ساقی)، وہ ابھی زندہ ہے (فنکار)۔

مقالے کا ایک اہم حصہ ''ماحصل'' ہے۔جس کے تحت مقالے کے تمام اہم نکات کو درج کیا گیا ہے۔''کتابیات'' کے تحت ان تمام کتب ورسائل کی فہرست پیش کی گئی ہے جن سے مقالہ لکھنے کے دوران استفادہ کیا گیا۔کتابیات کو بنیادی اور ثانوی ماخذ کے دوزمروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

اس تحقیقی مقالے سے معلوم ہوتا ہے کہ ضمیر الدین احمد کے افسانے اردو افسانہ نگاری کے ایک مختلف رجحان کا پتہ دیتے ہیں۔جنس اور جنس سے متعلق مسائل کئی افسانہ نگاروں کا موضوع رہے ہیں، جن میں احمد علی، منٹو، بیدی، عصمت، ممتاز مفتی اور محمد حسن عسکری وغیرہ قابل ذکر ہیں۔لیکن ان افسانہ نگاروں کے درمیان ضمیر الدین احمد کے افسانوں کا اسلوب اور بیانیہ بالکل مختلف ہے۔ضمیر الدین احمد نے اپنے افسانوں کو جنسی لطف اندوزی اور سنسنی خیزی کا سامان بننے سے محفوظ رکھا ہے۔وہ جنس کے معاملے میں ایک خاص رویہ اپناتے ہوئے اسے نفسیاتی پیچیدگیوں کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔تحلیل نفسی اور تجزیے کا ایسا ہنر ضمیر الدین احمد کے پاس ہے جو بہت کم کسی کو نصیب ہوتا ہے۔فنی سطح پر ضمیر الدین احمد کی افسانہ نگاری کا امتیاز بیانیہ پر زبردست قدرت ہے۔یہی وجہ ہے کہ ضمیر الدین احمد کی زبان اور ان کے اسلوب کی تمام بڑے ناقدین نے تعریف کی ہے۔ ان میں نیر مسعود، انتظار حسین، جمیل جالبی اور شمیم حنفی وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

□□□